مجلس سوال جواب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بعض بچوں نے سوالات کئے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا نبی کیوں بنایا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں۔ آپؐ پر شریعت کامل ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: جس طرح انسان کی آہستہ آہستہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور انسان کی ذہنی سوچ اور صلاحیت کا ارتقاء ہوا ہے اور انسان ترقی کرتے کرتے اپنی کاملیت کو پہنچا ہے۔ اسی طرح انسان کی صلاحیت کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ مذہب اور شریعت میں بھی ارتقاء ہوتا رہا۔ مختلف اقوام اور علاقوں کی طرف انبیاء اپنے اپنے دور میں آتے رہے اور ہر نئے دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت کے نئے احکامات نازل ہوتے رہے ہیں اور شریعت آہستہ آہستہ اپنی کاملیت کی طرف بڑھتی رہی ہے۔ بالآخر جب انسان کا ارتقاء اپنے کمال تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ پر دین بھی کامل ہوا اور شریعت بھی کامل ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کو علم تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جب انسان کامل ہوگا اور اس وقت اللہ تعالیٰ ایک ایسے عظیم الشان نبی کو مبعوث فرمائے گا جس پر دین بھی اور شریعت بھی کامل کر دی جائے گی۔ اسی لئے تو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے خدا! جو ایسا عظیم المرتبت نبی آنا ہے وہ میری اُمت میں سے آئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے سب سے عظیم المرتبت نبی ہیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے دین بھی کامل کیا اور شریعت بھی کامل کی اور شریعت کی آخری کتاب قرآن کریم آپؐ پر نازل ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تک جو معلوم دنیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی سب سے بڑا مقام ہے اور قرآن کریم کی شریعت ہی کامل ہے اور آئندہ زمانوں کے لئے بھی ہے۔ اگر آئندہ کسی وقت کوئی ایسے علاقے یا زون سامنے آئیں اور نئی دنیا کی دریافت ہوئی تو وہاں آباد قوموں کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یہ شریعت ہوگی اور آپ کا ہی پیغام ان تک پہنچے گا۔ کیونکہ آپ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔

حضور انور نے آسٹریلیا میں آباد Aborigines قوم کی مثال دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ یہ قوم پچاس ساٹھ ہزار سال پرانی ہے۔ لیکن جب اس قوم کے وجود کا پتہ چلا تو پھر ان تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا، اور اس قوم میں سے بعض لوگوں نے اسے قبول بھی کیا۔

❁......ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف گئے اور پھر وہاں دفن ہیں۔ عیسائیوں نے بھی اس بارہ میں بہت بہتر ریسرچ کی ہے تو پھر وہ کیوں نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں دفن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیوں کی اس بارہ میں بہتر ریسرچ ہے ٹھیک ہے لیکن آنکھیں اندھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک عیسائی سے بحث ہو رہی تھی۔ آپ نے ثابت کیا کہ تمہارا نظریہ تثلیث کا غلط ہے۔ اس پر عیسائی کو جواب دینے کے لئے کوئی دلیل نہ ملی تو کہنے لگا کہ ایشین کا دماغ ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتا۔

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کہا کہ تم نے مسئلہ حل کر دیا ہے۔ تمہاری تو اپنی کتابوں کی رو سے عیسیٰؑ ایشین تھے جب ان کو اس مسئلہ کی سمجھ نہیں آئی تو پھر تم کو کہاں آنی ہے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض سائنسدان کہتے ہیں کہ اور سیاروں میں زندگی ہے۔ لیکن ابھی تک تو ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن ہر جگہ خدا کی مخلوق ہو سکتی ہے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ نے جب اس بات کا اظہار کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی ذات کو دیکھنا چاہتا ہوں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔ لیکن تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ۔ پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی تجلی کی اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نور ہے۔ اس کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ پر ایمان پہلے ہی تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ کا جلوہ بھی نہ دیکھ سکے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ تو ہمیں ہر چیز میں نظر آتا ہے۔ آپ کا یہاں فیوجی (Fuji) پہاڑ ہے، درخت ہیں، جنگل ہے، دوسرے پہاڑ ہیں، سبزے ہیں اور زلزلے بھی آتے ہیں۔ ان سب میں خدا تعالیٰ کے جلوے، خدا تعالیٰ کی قدرتیں نظر آتی ہیں۔

❁......روزانہ موصول ہونے والے خطوط کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ روزانہ پندرہ سو سے دو ہزار خطوط ہو جاتے ہیں۔ چھ سات سو خطوط کا میں روزانہ دستخط کر کے جواب دیتا ہوں۔ باقی کچھ جواب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بھجوائے جاتے ہیں۔ لیکن مَیں سب خطوط پڑھتا ہوں یا اس کا خلاصہ دیکھ لیتا ہوں۔ اس طرح ہر خط میری نظر سے گزرتا ہے۔

❁......ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور انور نے کیا سوچا تھا کہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جو سوچا تھا وہ بنا نہیں۔ ایک خیال تھا کہ ڈاکٹر بنوں گا، پھر فوج میں بھی جانے کی خواہش تھی جو پوری نہ ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس چھ بج کر پچپن منٹ پر ختم ہوئی۔